زاد الداعي

ست صفات، آداب الجولة العمومية والخصوصية، آداب الشورة
ومذاكرات الأعمال الأخرىٰ والحوار في شأن التعارف والترغيب
في الخروج باللغة العربية مع الترجمة بلغة أردو فهذا تقديم جديد للأحباب.

داعی کا توشہ

چھ نمبر، عمومی اور خصوصی گشت کے آداب، مشورہ کے آداب، دوسرے اعمال کے مذاکرے اور تعارف، اللہ کے راستے میں نکلنے کی ترغیب کے بارے میں مکالمہ عربی زبان میں اردو ترجمہ کیساتھ۔ جماعت کے احباب کے لئے ایک لاجواب تحفہ ——

مؤلف

مولانا اکرام اللہ جان قاسمی

مشتمل

ست صفات، آداب الجولة العمومية والخصوصية، آداب الشورى
ومذاكرات الأعمال الأخرى والحوار في شأن التعارف والترغيب
في الخروج باللغة العربية مع الترجمة بلغة أردو فهذا تقديم جديد للأحباب.

داعی کا توشہ

چھ نمبر، عمومی اور خصوصی گشت کے آداب، مشورہ کے آداب، دوسرے
اعمال کے مذاکرے اور تعارف و اللہ کے راستے میں نکلنے کی ترغیب
کے بارے میں مکالمہ عربی زبان میں اردو ترجمہ کیساتھ۔ جماعت کے
احباب کے لئے ایک لاجواب تحفہ

مؤلف
مولانا اکرام اللہ جان قاسمی

مکتبہ سعیدیہ
تبلیغی مرکز رائیونڈ ضلع لاہور

فہرست

○○○

ضروری گذارش

دعوت و تبلیغ کا کام تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مشترکہ جدوجہد کا نام ہے اور دین اسلام میں اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی جیسی ہے۔ اس مبارک عمل کے ذریعہ خود داعی کے اندر اور باقی معاشرہ میں دین زندہ ہوتا ہے۔ اور کفر و شرک اور بدعات و معاصی کا سیلاب نہ صرف رکتا ہے بلکہ جدوجہد کے بقدر صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہوتا ہے۔ فتنہ و فساد کے اس نازک ترین دور میں جبکہ ہر طرف مادہ کا بھوت سوار ہے۔ اور معاصی کا بازار گرم ہے۔ یہ مبارک عمل خدائے حی و قیوم نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ نہ صرف زندہ فرمایا بلکہ ترقی اور بلندی کی اس درخشاں معراج تک پہنچایا کہ خیر القرون کی ایک زندہ اور واضح تصویر چشمِ حقیقت بیں کے سامنے پھر کر نظروں کو خیرہ اور دلوں کو نورِ ایمانی کی ٹھنڈک سے سرشار کر دیتی ہے۔

اگرچہ تبلیغی جماعت کے اکابرین کی کوشش ہے کہ یہ دعوتی کام طباعتی لائن کے بجائے زیادہ تر عملی راستہ سے پہلے تاکہ ہر کام رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل سے مشابہت اختیار کرے نیز یہ اکابر (اطال اللہ حیاتہم) تبلیغی کام کے اصول و ہدایات کو اس لئے بھی شائع کرنے سے منع کرتے ہیں کہ اس کام کے اصول و ہدایات کی حیثیت آسمانی وحی کی طرح نہیں ہے کہ جو ناقابل تبدیل و تنسیخ ہوں بلکہ یہ اصول کام کی ترتیب کے طور پر انسانی سوچ و بچار کا نتیجہ ہیں جو کہ حالات اور تقاضے بدلنے کے ساتھ ساتھ صورتِ حال کے مطابق بدل سکتے ہیں۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ تحریک کی صورت میں اٹھنے والا ہر عمل ابتداءً انتہائی محدود اور سادہ ہوتا ہے مگر جوں جوں اس کا دائرہ کار وسیع تر

ہوتا جاتا ہے اور مختلف الخیال لوگوں کی کثیر تعداد ساتھ منسلک ہوتی جاتی ہے اُس قدر نئے تجربات سامنے آتے ہیں اور کام کو سنبھالنے کے لئے نت نئے طریقے اپنانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ تبلیغی جماعت کی صورت میں دعوت و تبلیغ کا کام اب الحمد للہ پوری دُنیا کی سطح پر ہو رہا ہے اور اب افراد تک مؤثر بات پہنچانے کے لئے دعوت و تبلیغ کے اصول و ہدایات زبانی اور عملی طور پر سمجھانے کے ساتھ ساتھ طباعتی کام کی اہمیت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب اس قسم کی ایک ابتدائی کوشش ہے جس میں عربی زبان میں اردو ترجمہ کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے روزمرہ کی باتیں عام فہم اور سادہ انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ اور پیچیدہ الفاظ و عبارات سے احتراز کیا گیا ہے۔ ویسے بھی تبلیغی کام کے لئے نہ الفاظ کی مخصوص بندشوں کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس قسم کے کوئی الفاظ مقرر ہیں کہ ان کے علاوہ دیگر الفاظ نہ لئے جا سکتے ہوں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ سنی سنائی باتیں ذکر کرنے کے بجائے مدلّل باتیں بیان ہوں لہٰذا اس کتاب میں جہاں ضرورت تھی وہاں حوالہ ذکر کر دیا گیا ہے۔ یہ بات پیشِ نظر رہے کہ یہ ایک نمونہ ہے جس میں تمام اصول و ہدایات کا احاطہ مقصود نہیں ہے۔ بلکہ مبتدی کو راہ پر لگانے کے لئے ایک ابتدائی کوشش ہے۔ لہٰذا نہ تو اس کتاب کو جامع و مانع خیال کیا جائے اور نہ ہی اس میں مذکورہ باتیں حرفِ آخر سمجھی جائیں بلکہ حالات اور تقاضوں کے پیشِ نظر اس میں اکابر کی رائے کے مطابق تغیر و تبدل ممکن ہے۔

یہ کتاب خاص طور پر ان احباب کے لئے لکھی گئی ہے جو جماعت کے ساتھ عرب ممالک کا سفر کرتے ہیں یا ملازمت وغیرہ کے سلسلے میں عرب ممالک میں رہ کر وہاں پر دعوت و تبلیغ کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حضرات چونکہ عام طور پر عربی دان نہیں ہوتے اور مختلف معمولات میں ان کو عربی کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا اس کتاب میں سادہ اور عام فہم زبان استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ جدید محاورہ کے ساتھ مماثلت کا بھی خیال

دکھا گیا ہے۔

اس کتاب سے قبل اس قسم کی دو کتابیں بازار میں موجود تھیں۔ مگر وہ خالص عربی زبان میں تھیں جن سے صرف عرب فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اردو دان طبقہ کے فہم سے بالاتر ہیں۔

زیرِ نظر کتاب سے عرب اور اردو دان دونوں طبقے انشاء اللہ فائدہ اٹھائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

محمد اکرام اللہ جان قاسمی
نائب مدیر جامعۃ البنات الاسلامیہ
سرڈھیری بازار ضلع چارسدہ (سرحد)

ترجمہ

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے۔ جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور (خود بھی) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ صدق اللہ العظیم

اَلْإِعْلَانُ بَعْدَ الْعَصْرِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

إِخْوَتِيْ فِي اللهِ ! تَزُوْرُ الْإِخْوَانُ بَعْدَ قَلِيْلٍ بِنِسْبَةِ الدِّيْنِ وَالْإِيْمَانِ فَيَكُوْنُ الْكَلَامُ حَوْلَ تَرْتِيْبِ الزِّيَارَةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ صَبِّرُوْا أَنْفُسَكُمْ ۔ جَزَاكُمُ اللهُ خَيْرًا ۔

اَلْإِعْلَانُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

إِخْوَتِيْ فِي اللهِ ! إِنَّ جَمِيْعَ الْفَوْزِ وَالنَّجَاحِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِكَافَّةِ النَّاسِ بِامْتِثَالِ أَوَامِرِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى طَرِيْقَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ يَأْتِيْ هٰذَا فِيْ حَيَاتِنَا ۔ لَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْجُهْدِ فَفِيْ هٰذَا الْجُهْدِ يَكُوْنُ الْكَلَامُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ۔ صَبِّرُوْا أَنْفُسَكُمْ لِتَسْمَعُوْا كَلَامَ الدِّيْنِ وَالْإِيْمَانِ ۔ جَزَاكُمُ اللهُ كُلَّ الْخَيْرِ ۔

عصر کے بعد اعلان

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بھائیو بزرگو اور دوستو!

تھوڑی دیر بعد بھائیوں کے ساتھ دین وایمان کی نسبت سے ملاقات کریں گے ۔ دُعا کے بعد اس گشت کی ترتیب کے بارے میں بات ہوگی۔ تشریف رکھیئے ۔ جزاکم اللہ خیراً۔

مغرب کے بعد اعلان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بھائیو بزرگو اور دوستو!

تمام انسانوں کی دنیا وآخرت کی کامیابی اللہ پاک نے اپنے احکامات کے ماننے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے میں رکھی ہے ۔ یہ بات ہماری زندگیوں میں کیسے آئے گی اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے ۔ اس محنت کے بارے میں نماز کے بعد بات ہوگی۔ تشریف رکھیں تاکہ دین ایمان کی بات سنیں ۔ جزاکم اللہ خیراً۔

سِتُّ صِفَاتٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا الْاَحْبَابُ الْكِرَامُ! بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ مَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ خَرَجْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِمْتِثَالًا لِأَمْرِهٖ وَإِتِّبَاعًا لِهَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَخُرُوْجُنَا هٰذَا لِلتَّدْرِيْبِ عَلَى الصِّفَاتِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ حَيَاةِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔ وَهُمْ أَفْلَحُوْا وَنَجَحُوْا فِيْ حَيَاتِهِمْ بِسَبَبِ هٰذِهِ الصِّفَاتِ۔ فَإِذَا نَتَمَرَّنُ لِلْحُصُوْلِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَنَأْتِيْ بِهَا فِيْ حَيَاتِنَا۔ اَللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يُسَهِّلُ لَنَا الْعَمَلَ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَأَهَمُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ سِتَّةٌ۔

اَلصِّفَةُ الْاُوْلَى الْاِيْمَانُ بِكَلِمَةِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

مَقْصَدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى هُوَ الْمَعْبُوْدُ الْحَقِيْقِيُّ وَهُوَ وَحِيْدٌ فِيْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ۔ فَهُوَ الْخَالِقُ وَالرَّازِقُ وَالْمُحْيِيْ وَالْمُمِيْتُ وَالْمُعِزُّ وَالْمُذِلُّ بِيَدِهٖ كُلُّ

چھ نمبر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ۔ امابعد ۔

دوستو بزرگو! اللہ پاک کے فضل وکرم سے ہم اللہ پاک کے راستہ میں نکل آتے ہیں تاکہ اللہ پاک کے احکامات کو اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو بجا لائیں ۔ ہمارا یہ نکلنا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں موجود صفات کے حاصل کرنے کی مشق کے لئے ہے ۔ وہ حضرات انہی صفات کی وجہ سے اپنی زندگیوں میں کامیاب ہوتے ہیں ۔ پس جب ہم ان صفات کو اپنانے کی مشق کریں گے اور انھیں اپنی زندگیوں میں لائیں گے تو اللہ پاک ہمارے لئے پورے دین پر چلنا آسان فرمادیں گے ۔ ان میں سے چھ اہم ترین صفات ہیں ۔

پہلی صفت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان

لا الٰہ الا اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ پاک ہی معبود حقیقی ہے اور وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے ۔ وہی پیدا کرنے والا ہے ۔ وہی رزق دینے والا ہے وہی زندہ کرنے والا اور موت دینے والا ہے اور وہی عزت دینے والا اور ذلت دینے والا ہے ۔ اور ہر چیز اُس کے دستِ قدرت میں ہے ۔

شَيْءٍ فَيَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُخْرِجَ الْيَقِيْنَ الْفَاسِدَ عَلٰى ذَاتِ الْاَشْيَاءِ وَنَاْتِيَ بِالْيَقِيْنِ الْكَامِلِ عَلٰى ذَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصِفَاتِهٖ فِيْ قُلُوْبِنَا۔ وَفَضَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ كَثِيْرَةٌ مِنْهَا

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (المشکوٰۃ عن احمد)

(۲) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيْلَ وَمَا اِخْلَاصُهَا قَالَ اَنْ تَحْجُزَهٗ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔

(رواہ الطبرانی)

وَالْجُزْءُ الثَّانِيْ لِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" فَمَقْصَدُهٗ اَنَّنَا كَمَا نَتَيَقَّنُ بِرِسَالَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا نَتَيَقَّنُ اَنَّ الْفَوْزَ وَالنَّجَاحَ فِيْ اِتِّبَاعِ طَرِيْقَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَكُلُّ الطُّرُقِ تُؤَدِّيْ اِلَى الْهَلَاكِ وَالدَّمَارِ مَا عَدَا طَرِيْقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ فَضَائِلِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (آل عمران ۳۱)

ہمیں چاہیئے کہ ہم چیزوں پر سے اپنا غلط یقین ہٹا لیں اور اپنے دلوں میں خدائے پاک کی ذات اور صفات پر کامل یقین پیدا کر لیں۔

اس کلمہ کے فضائل بہت سے ہیں۔ بعض ان میں سے یہ ہیں۔

(۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی گواہی دینا جنّت کی کنجیاں ہیں (مشکوٰۃ)

(۲) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جس نے اخلاص کے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پوچھا گیا کہ کلمہ کے اخلاص کی کیا علامت ہے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے حرام کاموں سے روک دے۔ (طبرانی)

اس کلمہ کا دوسرا جزء مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ہے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ہم حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا یقین کرتے ہیں اس طرح یہ بھی یقین کر لیں کہ ساری کامیابی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طریقوں پر چلنے میں ہے اور سارے راستے سوائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم کے راستے کے تباہی و بربادی کی طرف چلتے ہیں۔ "محمّد رسول اللہ" کے فضائل میں سے ایک اللہ پاک کا فرمان ہے کہ:

(اے محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم) کہہ دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ پاک کے ساتھ محبّت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ اللہ پاک تم سے محبّت رکھے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ (سورۃ آل عمران)

(٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى۔ (رواه البخاری)

(٣) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ۔ (شرح السنة)

وَإِذَا أَقَرَّ الْعَبْدُ بِكَلِمَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَجَبَ عَلَيْهِ إِمْتِثَالُ أَوَامِرِ اللهِ تَعَالٰى كُلِّهَا۔ فَأَفْضَلُهَا وَأَهَمُّهَا الصَّلٰوةُ۔

اَلصِّفَةُ الثَّانِيَةُ اَلصَّلٰوةُ ذَاتُ الْخُشُوعِ وَالْخُضُوعِ

مَقْصَدُ الصَّلٰوةِ أَنَّنَا نَجْتَهِدُ لِأَدَاءِ الصَّلٰوةِ عَلٰى هَيْئَةٍ صَلّٰى بِهَا الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي۔ فَنُحَافِظُ عَلٰى أَوْقَاتِهَا وَأَرْكَانِهَا وَآدَابِهَا۔

وَفَضَائِلُ الصَّلٰوةِ كَثِيرَةٌ مِنْهَا

(١) قَالَ اللهُ تَعَالٰى قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُونَ (المومنون ١-٢)۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سارے اُمتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا (وہ داخل نہیں ہوگا) پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ اس سے کون انکار کرے گا۔ فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اُس نے انکار کیا۔ (بخاری)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اُس وقت تک کوئی (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس کی خواہش اُس دین کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لے کر آیا ہوں۔ (شرح السنۃ)

جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے سارے احکامات کا ماننا ضروری ہو جاتا ہے۔ ان احکامات میں سے افضل ترین اور اہم ترین حکم نماز ہے۔

دوسری صفت۔ خشوع وخضوع والی نماز

نماز کا مقصد یہ ہے کہ ہم نماز کو اس ہیئت پر ادا کرنے کی کوشش کریں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ لہذا ہم نماز کے اوقات، ارکان اور آداب کی بھی حفاظت کریں۔ نماز کی فضیلتیں بہت ہیں۔ بعض ان میں سے یہ ہیں (۱) اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ بے شک وہ مومن کامیاب ہو گئے ہیں جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المومنون)

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهِ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ (رواه الطبرانی)

(۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(متفق علیہ)

وَالصَّلٰوةُ ذَاتُ الْخُشُوْعِ وَالْخُضُوْعِ لَابُدَّ لَهَا مِنَ الْعِلْمِ۔

اَلصِّفَةُ الثَّالِثَةُ اَلْعِلْمُ مَعَ الذِّكْرِ

مَقْصَدُ الْعِلْمِ أَنْ نَتَعَلَّمَ عِلْمَ الدِّيْنِ حَتّٰى نَعْرِفَ الْحُقُوْقَ وَالْفَرَائِضَ وَنُمَيِّزَ الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ۔

وَفَضَائِلُ الْعِلْمِ كَثِيْرَةٌ مِنْهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(الزمر۔ ۹)

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۲) اور عبداللہ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے وہ چیز جس کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے بس اگر یہ پوری نکلی تو باقی اعمال بھی پورے نکلیں گے اور اگر یہ بیکار نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (طبرانی)

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوتے سُنا ہے کہ تمھارا کیا خیال ہے۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا ہو۔ کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ پاک اس کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خشوع و خضوع والی نماز کے لئے علم کی ضرورت ہے۔

تیسری صفت : علم و ذکر

علم کا مقصد یہ ہے کہ ہم دین کا علم سیکھ لیں تاکہ حقوق و فرائض پہچان سکیں۔ اور حرام و حلال کی تمیز کر سکیں۔

علم کے فضائل بہت سارے ہیں۔ ایک ان میں سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

(۱) آپ فرما دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے کیا وہ کبھی (مقام و مرتبہ کے لحاظ سے) برابر ہو سکتے ہیں؟ (سورۃ الزمر)

(۲) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ ۔ (رواہ مسلم)

(٣) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ ۔ (رواہ الترمذی)

وَيَلْزَمُ مَعَ الْعِلْمِ الذِّكْرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْخُشُوْعُ وَاللِّيْنَةُ فِيْ قُلُوْبِنَا فَمَقْصَدُ الذِّكْرِ أَنْ نَذْكُرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى كُلَّ حِيْنٍ حَتّٰى تَطْهَرَ قُلُوْبُنَا مِنْ أَثَرِ الْمَعَاصِيْ وَتَأْتِيَ فِيْهَا خَشْيَةُ اللّٰهِ ۔ وَمِنْ فَضَائِلِ الذِّكْرِ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (الجمعۃ ١٠)

(٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ (رواہ الترمذی)

(٣) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (متفق علیہ)

لِذَا يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَذْكُرَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى كُلَّ حِيْنٍ خَاصَّةً نُدَاوِمُ عَلَى الْأَذْكَارِ الصَّبَاحِيَّةِ وَالْمَسَائِيَّةِ وَ مِنْهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِائَةَ مَرَّةٍ

فرمایا ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چل نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں (مُسلم)

(۳) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک فقہ کا عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔
(ترمذی شریف)

علم کے ساتھ ذکر ضروری ہے تاکہ ہمارے دلوں میں خشوع اور نرمی پیدا ہو۔ ذکر کا مقصد یہ ہے کہ ہم ہر وقت اللہ جل شانہٗ کا ذکر کریں تاکہ ہمارے دل گناہوں کے اثر سے پاک ہوں اور ان میں خدا کا خوف آتے۔ ذکر کے فضائل میں سے ایک اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم کامیابی پا سکو (سورۃ الجمعہ)

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو خوب چرو کسی نے پوچھا کہ جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ذکر کے حلقے۔ (ترمذی شریف)

(۳) اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُس شخص کی مثال جو کہ اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور وہ جو نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔ (بخاری و مُسلم)

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ خاص کر صبح و شام کے اوراد کی پابندی کریں۔ ایک ان سے ایک یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو مرتبہ

وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ۔
وَالْإِسْتِغْفَارُ مِائَةَ مَرَّةٍ صَبَاحًا وَمَسَاءً عَلَى الْأَقَلِّ۔

اَلصِّفَةُ الرَّابِعَةُ إِكْرَامُ الْمُسْلِمِيْنَ

مَقْصَدُ إِكْرَامِ الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ نُكْرِمَ إِخْوَانَنَا
الْمُسْلِمِيْنَ وَنُؤَدِّيَ حُقُوْقَهُمْ وَنَكُفَّ عَنْ إِيْذَائِهِمْ۔
فَنَحْتَرِمُ الْكِبَارَ وَنَرْحَمُ الصِّغَارَ وَنُوَقِّرُ الْعُلَمَاءَ
وَالْمَشَائِخَ۔

وَمِنْ فَضَائِلِ إِكْرَامِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى :

(١) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (الحجر ٨٨)

(٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ : لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ
لِنَفْسِهٖ (متفق علیہ)

(٣) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ
وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى
لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى (متفق علیہ)

(٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ۔ رَدُّ السَّلَامِ وَ

اور درود شریف سو مرتبہ اور استغفار سو مرتبہ صبح و شام کم از کم سو سو مرتبہ پڑھیں۔

چوتھی صفت : اکرامِ مسلم

اکرامِ مسلم کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کا اکرام کریں۔ اُن کے حقوق ادا کریں اور اُن کو تکلیف دینے سے باز رہیں۔ بڑوں کا احترام کریں چھوٹوں پر شفقت کریں اور علماء و بندگانِ دین کی عزت کریں۔

اکرامِ مسلم کے فضائل میں سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

(۱) اور اپنے بازوؤں کو ایمان والوں کے لئے جھکاؤ (سورۃ حجر)

(۲) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں فرمایا، تم میں سے کوئی (کامل) مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو کہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۳) اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کے آپس میں محبت اور رحم اور مہربانی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک جسم ہوتا ہے۔ جب اس میں سے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم جاگتے رہتے اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۴) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں۔ فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا

عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَإِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ (متفق عليه)

وَيَلْزَمُ عَلَيْنَا أَنَّ كُلًّا مِّنَ الْأَعْمَالِ نَعْمَلُهَا خَالِصَةً لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

اَلصِّفَةُ الْخَامِسَةُ تَصْحِيْحُ النِّيَّةِ

وَمَقْصَدُهُ أَنْ نَجْعَلَ نِيَّتَنَا خَالِصَةً لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ عَمَلٍ صَالِحٍ ۔ وَنَجْتَنِبُ الرِّيَاءَ وَالسُّمْعَةَ وَ الْأَغْرَاضَ الذَّاتِيَّةَ فِيْ كُلِّ الْأَعْمَالِ ۔

وَمِنْ فَضَائِلِ تَصْحِيْحِ النِّيَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

(١) فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ (الزمر ٢)

(٢) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى (متفق عليه)

(٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ (رواه مسلم)

وَكَيْفَ تَأْتِيْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ الثَّمِيْنَةُ فِيْ حَيَاتِنَا

اور مریض کی بیمار پرسی کرنا اور جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس کی دعوت (کھانا) قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا (بخاری و مسلم)

نیز ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہر نیک کام کو خالص اللہ پاک کی رضامندی کے لئے کریں۔

پانچویں صفت: تصحیح نیت

تصحیح نیت کا مقصد یہ ہے کہ ہم ہر نیک عمل کو خالص اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے کرنے والے بن جائیں اور تمام اعمال میں ریار، خودنمائی اور ذاتی مفاد سے دُور رہیں۔

تصحیح نیت کے فضائل میں سے اللہ پاک کا یہ قول ہے۔

(۱) پس عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس حال میں کہ تیری بندگی خاص اُسی کے لئے ہو۔ (سورۃ زمر)

(۲) اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے ہیں کہ عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

(۳) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور شکلوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے (مُسلم)

یہ قیمتی صفات ہماری اور سارے مسلمانوں کی زندگیوں میں کیسے آئیں گی۔

وَحَيَاةِ الْمُسْلِمِينَ أَجْمَعِينَ ؛ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّٰى نَتَمَرَّنَ وَنَتَدَرَّبَ لِلْحُصُولِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَتَتَرَسَّخَ هٰذِهِ الصِّفَاتُ فِي قُلُوبِنَا وَأَعْمَالِنَا۔

اَلصِّفَةُ السَّادِسَةُ اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى وَالْخُرُوجُ فِي سَبِيلِهِ

فَمَقْصَدُهُ أَنْ نَخْرُجَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا وَنَدْعُوَا النَّاسَ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ حَتّٰى يَنْتَشِرَ وَيَحْيَى الدِّينُ فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ۔ وَفَضَائِلُ الدَّعْوَةِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللهِ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ كَثِيرَةٌ فَكَثِيرَةٌ مِنْهَا۔

(١) قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ (النحل ١٢٥)

(٢) وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (حٰمٓ السجدہ ٣٣)

(٣) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رضى الله عنه لَأَنْ

اس کے لئے اللہ پاک کے راستہ میں نکلنا ضروری ہے تاکہ ہم ان صفات کو حاصل کرنے کی مشق کر سکیں اور یہ باتیں ہمارے دلوں اور اعمال میں راسخ ہو سکیں۔

چھٹی صفت: دعوت الی اللہ اور اللہ کے راستہ میں نکلنا

دعوت و تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ اللہ پاک کے راستہ میں نکلیں اور لوگوں کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف بلائیں تاکہ دین پوری دنیا میں پھیلے اور زندہ ہو۔

دعوت و تبلیغ اور اللہ پاک کے راستہ میں نکلنے کے بہت ہی زیادہ فضائل قرآن و حدیث میں آتے ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

(۱) اللہ پاک کا فرمان ہے اپنے رب کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دو۔ (سورہ نحل)

(۲) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اس سے بڑھ کر بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ (حٰم سجدہ)

(۳) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا

يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ۔

(متفق علیہ)

④ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (متفق علیہ)

⑤ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔ (رواہ الترمذی)

وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يَتَحَصَّلُ إِلَّا فِيْ بِيْئَتِهِ الْخَاصَّةِ وَبِيْئَةُ الدِّيْنِ هِيَ غَيْرُ بِيْئَةِ الْبُيُوْتِ وَالْأَسْوَاقِ وَالْمَصَانِعِ وَ إِنَّمَا هِيَ بِيْئَةُ الْمَسَاجِدِ۔ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالصَّحَابَةُ رض خَرَجُوْا مِنْ بُلْدَانِهِمْ وَتَرَكُوْا أَزْوَاجَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ لِنَشْرِ الدِّيْنِ وَإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ وَضَحُّوْا لِأَجْلِ الدِّيْنِ تَضْحِيَاتٍ كَثِيْرَةً فِيْ حَيَاتِهِمْ فَيَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَحْذُوَ حَذْوَهُمْ وَنَخْرُجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَنُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِنَا وَأَنْفُسِنَا۔

فَيَقُوْلُ الْعُلَمَاءُ وَالْمَشَائِخُ يَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَخْرُجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ كَيْفَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَبَعْدَ ذَالِكَ

کہ اگر تیری وجہ سے ایک شخص کو اللہ پاک ہدایت کردے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک ہی شخص پر اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا۔ (ترمذی)

ہر چیز اپنے خاص ماحول کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور دین کا ماحول گھروں، بازاروں اور کارخانوں کا ماحول نہیں ہے بلکہ یہ ماحول مسجدوں کا ماحول ہے اور انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ اپنے وطنوں سے نکل کھڑے ہوتے تھے۔ اور اپنے بیوی بچوں اور مالوں کو دین کے پھیلانے اور خدائی بول کو بالا کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا اور اپنی زندگیوں میں دین کے لئے بہت سی قربانیاں دی تھیں۔ پس ہمیں بھی چاہیئے کہ ان کی پیروی کریں اور اللہ کے راستہ میں نکل کر اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا کے راستہ میں مجاہدہ کریں۔

علماء اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ چار مہینے کے لئے اللہ کے راستہ میں نکلے تاکہ سیکھے کہ کس طرح لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے گا اس کے بعد ہر سال میں

يَخْرُجُ لِأَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي السَّنَةِ وَلِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الشَّهْرِ وَيَهْتَمُّ بِجَوْلَتَيْنِ فِي الْأُسْبُوْعِ۔ جَوْلَةٌ مُقَامِيَّةٌ وَجَوْلَةٌ إِنْتِقَالِيَّةٌ۔ وَيَقُوْمُ بِحَلْقَتَيِ التَّعْلِيْمِ۔ حَلْقَةٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ فِي الْبَيْتِ۔ وَيُنَاصِرُ الْجَمَاعَاتِ الْوَارِدَةَ وَيُفَرِّغُ نَفْسَهٗ لِسَاعَتَيْنِ وَنِصْفٍ فِي الْيَوْمِ وَيَكُوْنُ دَائِمًا فِي الْفِكْرِ لِنَشْرِ الدِّيْنِ وَإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللّٰهِ فِي الْعَالَمِ كُلِّهٖ۔

فَمَنْ مِّنْكُمْ مُسْتَعِدٌّ نَقْدًا لِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ۔
سَنُسَجِّلُ أَسَامِيَكُمْ۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔

اَلْجَوْلَةُ الْعُمُوْمِيَّةُ

اَلَّذِيْ يُبَيِّنُ آدَابَ الْجَوْلَةِ الْعُمُوْمِيَّةِ عَلَيْهِ أَنْ يُرَاعِيَ فِي بَيَانِهٖ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ۔

١۔ أَهَمِّيَّةُ الدِّيْنِ وَالدَّعْوَةِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى۔
٢۔ بَيَانُ نُبْذَةٍ مِنْ جُهْدِ الْأَنْبِيَاءِ خَاصَّةً جُهْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُهْدَ صَحَابَتِهٖ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔
٣۔ مَقْصَدُ الْجَوْلَةِ وَفَضِيْلَتُهَا۔
٤۔ آدَابُ الْجَوْلَةِ الْعُمُوْمِيَّةِ۔

چالیس دن کے لئے اور مہینے میں تین دن کے لئے نکلے ۔ ہفتہ میں دو گشتوں کا کا اہتمام کرے یعنی ایک مقامی گشت اور ایک بیرونی گشت اور تعلیم کے دو حلقے قائم کرے۔ ایک حلقہ مسجد میں اور ایک حلقہ اپنے گھر میں ۔ اور آنے والی جماعتوں کی نصرت کرے اور اپنے آپ کو روزانہ ڈھائی گھنٹوں کے لئے فارغ کرے اور ہمیشہ پوری دنیا میں دین کے پھیلانے اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے فکرمند رہے ۔

تو آپ میں سے کون نقد چار ماہ کے لئے تیار ہے ؟ اپنے نام لکھوا دیجئے اللہ آپ کو جزائے خیر دے ۔

عمومی گشت

جو عمومی گشت کے آداب بیان کرے اُسے چاہئے کہ اپنے بیان میں چار چیزوں کی رعایت رکھے ۔

۱- دین اور دعوت الی اللہ کی اہمیت ۔

۲- انبیاء کرامؑ خاص کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہؓ کرام کی دین کے لئے کوششیں ۔

۳- گشت کا مقصد اور فضیلت ۔

۴- عمومی گشت کے آداب ۔

أوّلاً :- أهمية الدّين والدّعوة إلى الله سبحانه وتعالى

نحمده ونصلّي على رسوله الكريم - أمّا بعد

يا إخواني الكرام ! إنّ الله سبحانه وتعالى خلق هذا الكون جميعاً لفائدة الإنسان - فجعل في هذا الكون الشمس والقمر والنجوم والجبال والبحار والأشجار وكثيراً من أنواع الحيوانات وأشياء أخرى - فهذه الأشياء كلّها خلقت لفائدة الإنسان - والإنسان خلق لعبادة الله وتحصيل رضائه سبحانه وتعالى - كما قال الله عزّ وجلّ وما خلقت الجنّ والإنس إلّا ليعبدون - فالدين هو شيء أساسيّ خلق هذا الكون لإقامته في جسم الإنسان - والدين لهذا الكون كمثل الروح في الجسد - إذا كان الروح موجوداً في الجسم كلّ الجسم يصلح للحركة والعمل وإذا كان الروح معدوماً فالجسد والحجر في شأن العمل سواء - هكذا الدين إذا كان موجوداً في الكون يكون نظام الكون باقياً صالحاً وإذا خرج الدين فالله سبحانه وتعالى يطوي هذا الكون

۱۔ دین اور دعوت الی اللہ کی اہمیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ۔ اَمَّا بَعْد

دوستو اور بزرگو! اللہ پاک نے اس ساری کائنات کو انسان کے فائدہ کے لئے پیدا فرمایا ہے اور اس کائنات میں سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا، درخت حیوانات کی بہت سی قسموں اور دوسری چیزوں کو پیدا فرمایا ہے تو یہ ساری چیزیں انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے جیسے کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

لہٰذا دین وہ بنیادی چیز ہے جسے انسان کے بدن پر جاری کرنے کے لئے اس کائنات کو پیدا کیا گیا ہے اور دین اس کائنات کے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی بدن کے لئے روح۔ جب روح کسی بدن میں موجود ہوتی ہے تو یہ جسم حرکت اور کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جب روح نہیں رہتی تو پھر جسم اور پتھر کام کرنے اور نہ کرنے کے لحاظ سے برابر ہیں۔ اسی طرح جب دین دنیا میں ہوگا تو کائنات کا نظام قائم اور صحیح رہے گا اور جب دین نکل جائے گا تو اللہ پاک اس کائنات کو لپیٹ دے گا

وَيَأْتِيْ بِالْقِيَامَةِ - فَإِذَا عَرَفْنَا أَنَّ الدِّيْنَ هُوَ سَبَبُ قِيَامِ الدُّنْيَا وَسَبَبُ صَلَاحِ أُمُوْرِنَا كُلِّهَا فَلَابُدَّ لَنَا أَنْ نَعْرِفَ طَرِيْقَةَ إِحْيَاءِ الدِّيْنِ - فَطَرِيْقَةُ إِحْيَاءِ الدِّيْنِ هِيَ الدَّعْوَةُ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَلَى مَنْهَجِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ثَانِيًا :- جُهْدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّحَابَةِ فِيْ شَأْنِ الدَّعْوَةِ

وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ لِإِحْيَاءِ الدِّيْنِ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ - فَبَعَثَ آدَمَ وَنُوْحًا وَإِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسَى وَعِيْسَى عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُمْ اِجْتَهَدُوْا فِيْ أُمَمِهِمْ لِإِحْيَاءِ الدِّيْنِ وَبَذَلُوْا أَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدَعَوُا النَّاسَ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى - فَمِنْهُمْ مَنْ أُوْذِيَ وَمِنْهُمْ مَنْ أُخْرِجَ مِنْ بَلَدِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ - وَأَخِيْرًا بَعَثَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَافَّةِ النَّاسِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - فَدَعَا النَّاسَ إِلَى اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لَيْلًا وَنَهَارًا - وَكَانَ يَتَجَوَّلُ فِي الطُّرُقِ وَالْأَسْوَاقِ وَيَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوْا -

اور قیامت قائم فرما دے گا۔ پس جب ہم نے یہ سمجھ لیا کہ دین ہی دُنیا کے قائم رہنے اور ہمارے سارے کاموں کی درستگی کا ذریعہ ہے تو ہمیں دین کو زندہ کرنے کا طریقہ بھی ضرور جاننا چاہیئے تو دین کو زندہ کرنے کا طریقہ اللہ پاک کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق دعوت دینا ہے۔

۲۔ دعوتِ اِلی اللہ کے سلسلہ میں انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ کی کوششیں

اللہ پاک نے دین کو زندہ کرنے کی غرض سے ہر زمانہ میں انبیاء کرامؑ کو بھیجا۔ چنانچہ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا جنھوں نے اپنی اُمتوں میں دین کو زندہ کرنے کے لئے کوششیں کیں اور اپنے مالوں اور جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور لوگوں کو اللہ پاک کی طرف بلایا۔ ان میں سے بعضوں کو ضرف تکلیفیں دی گئیں اور بعضوں کو اپنے وطن سے نکالا گیا اور بعضوں کو شہید کیا گیا۔ اور آخر میں اللہ پاک نے ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری انسانیت اور قیامت کے دن تک کے لئے بھیجا۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ پاک کی طرف دن رات بلایا۔ آپؐ راستوں اور بازاروں میں گشت فرماتے اور فرماتے تھے اے لوگو! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لو کامیاب ہو جاؤ گے۔

وَيَذْهَبُ عِنْدَ أَبْوَابِ النَّاسِ فَيَطْرُقُهَا وَيُنَادِيهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ - وَسَافَرَ إِلَى الطَّائِفِ فَتَكَلَّمَ مَعَ أَشْرَافِهَا وَعَامَّةِ النَّاسِ فِيهَا فَرَغَّبَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ وَدَعَاهُمْ إِلَى ذَاتِ اللّٰهِ وَحْدَهُ وَإِلَى أَنَّهُ رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ - وَكَانَ يَذْهَبُ عِنْدَ الْوُفُودِ الْوَارِدَةِ مِنْ خَارِجِ مَكَّةَ فِي مَوْسِمِ الْحَجِّ فَيُرَغِّبُهُمْ وَيُشَجِّعُهُمْ عَلَى دِينِ اللّٰهِ - فَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ أَبَوْا أَنْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ آمَنُوا بِهِ وَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ نَعْرِفُهُمْ بِاسْمِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ - وَهُمْ أَيْضًا دَعَوُا النَّاسَ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ عَلَى مَنْهَجِ نَبِيِّهِمْ - وَبَذَلُوا طُولَ حَيَاتِهِمْ فِي هٰذَا الْعَمَلِ الْجَلِيلِ حَتّٰى تَرَكُوا بُيُوتَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَبُلْدَانَهُمْ لِأَجْلِ إِحْيَاءِ الدِّينِ فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ - وَضَحَّوْا تَضْحِيَاتٍ كَثِيرَةً - فَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ أُوذُوا وَعُذِّبُوا وَقُتِلُوا كَمَا كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ وَأَصْحَابُهُمْ أُوذُوا وَعُذِّبُوا وَقُتِلُوا قَبْلَهُمْ - حَتّٰى جَعَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا -

ثَالِثًا :- مَقْصَدُ الْجَوْلَةِ وَفَضِيلَتُهَا

فَكَمَا سَمِعْتُمْ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ ! أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ خَاصَّةً

اور لوگوں کے دروازوں پر تشریف لے جاتے اُسے کھٹکھٹاتے اور انھیں اسلام کی طرف بلاتے تھے۔ اور آپؐ نے طائف کا سفر کیا تو اس کے سرداروں اور وہاں کے عام لوگوں کے ساتھ بات چیت فرمائی۔ اُن کو اسلام کی ترغیب دی اور انھیں خدائے وحدہٗ کی ذاتؐ اس بات کی طرف بلایا کہ میں ربّ العالمین کا رسول ہوں۔ اور (اسی طرح) آپؐ حج کے زمانہ میں مکہ کے باہر سے آنے والے قافلوں کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ اُن کو خدا کے دین کی طرف ترغیب دیتے اور اس پر آمادہ کرتے تھے۔ چنانچہ بہت سارے لوگوں نے آپؐ کی بات ماننے سے انکار کردیا اور بہت سارے آپؐ پر ایمان لے آئے۔ اور یہ لوگ جنھوں نے اللہ اور رسولؐ کی بات پر لبیک کہا۔ ہم انھیں صحابہ کرام کہتے ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ چنانچہ ان حضرات نے بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر لوگوں کو اللہ ورسول کی طرف بلایا۔ اور اپنی ساری زندگیاں اس مقدس کام میں صرف کیں۔ یہاں تک کہ اپنے گھروں کو، مالوں کو، اولاد کو اور وطنوں کو پوری دُنیا میں دین زندہ کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا اور بیش بہا قربانیاں دی تھیں چنانچہ ان میں سے بہت سوں کو تکلیفیں دی گئیں اور عذاب کیا گیا اور شہید کیا گیا جس طرح کہ ان سے پہلے انبیاءؑ اور اُن کے صحابہؓ کو تکلیفیں دی گئی تھیں۔ عذاب کیا گیا تھا اور شہید کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے کفر والوں کا بول پست کردیا اور انجام کار خدا کا بول تو بالا ہے ہی۔

۳۔ گشت کا مقصد اور اس کی فضیلت

دوستو بزرگو جس طرح کہ آپ نے سُنا کہ تمام انبیاءؑ خاص کر

نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحَابَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ كَانُوْا يَجْتَهِدُوْنَ لِإِحْيَاءِ الدِّيْنِ لَيْلاً وَنَهَاراً وَبِسَبَبِ هٰذَا هُمْ أَفْلَحُوْا وَنَجَحُوْا فِيْ حَيَاتِهِمْ ـ وَنَحْنُ نَسِيْنَا هٰذَا الْجُهْدَ بِسَبَبِ شُغْلِنَا فِي الدُّنْيَا وَأَشْيَائِهَا وَتَقَاصَرْنَا فِيْ جُهْدِ إِحْيَاءِ الدِّيْنِ ـ بِسَبَبِ هٰذَا ابْتُلِيْنَا وَابْتُلِيَتِ الْأُمَّةُ فِيْ مَصَائِبَ وَمَشَاكِلَ شَتّٰى مَعَ كَثْرَةِ الْعَدَدِ وَوُفُوْرِ الْمَالِ وَالْأَسْبَابِ ـ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِأَنْ سَلَكَ بِنَا مَعَ عَمَلِ الدَّعْوَةِ وَأَخْرَجَنَا فِيْ سَبِيْلِهِ وَوَفَّقَنَا لِلْجُلُوْسِ فِيْ فِكْرِ إِحْيَاءِ الدِّيْنِ ـ فَالْآنَ نَذْهَبُ عِنْدَ إِخْوَانِنَا الْمُسْلِمِيْنَ وَنُرَغِّبُهُمْ وَنُفَكِّرُهُمْ فِيْ إِحْيَاءِ جُهْدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِهَابُنَا هٰذَا عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ بِنِسْبَةِ الدِّيْنِ يُقَالُ لَهُ الْجَوْلَةُ الْعُمُوْمِيَّةُ ـ وَهٰذِهِ الْجَوْلَةُ شَيْءٌ عَظِيْمٌ بِنِسْبَةِ الدِّيْنِ وَلَهَا مَكَانَةٌ كَبِيْرَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى ـ لِأَنَّ هٰذَا فِكْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّحَابَةِ رض ـ وَلِهٰذَا نَتَفَكَّرُ كَيْفَ يَأْتِي الدِّيْنُ فِيْ أَجْسَامِنَا وَبُيُوْتِنَا وَعَائِلَتِنَا وَمُجْتَمَعِنَا وَبِلَادِنَا وَفِي الْعَالَمِ كُلِّهِ ـ وَإِذَا نَحْنُ نُشَارِكُ فِيْ هٰذَا الْفِكْرِ وَنَجْتَهِدُ لِهٰذَا الْعَمَلِ ـ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَرْزُقُنَا وَيَرْزُقُ الْأُمَّةَ الْهِدَايَةَ وَالسَّدَادَ

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دین کو زندہ کرنے کے لئے دن رات محنت فرماتے تھے اور اسی محنت کی وجہ سے انھوں نے اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کی تھی اور ہم دُنیا اور اس کی چیزوں میں مشغولی کی وجہ سے اس محنت کو بھول چکے ہیں اور دین کو زندہ کرنے کی محنت میں بہت کوتاہی برتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم خود اور پوری اُمت مختلف مصائب اور مشکلات میں مبتلا ہوگئی ہے باوجود اس کے کہ ہماری تعداد بہت ہے اور مال اور اسباب کی فراوانی ہے۔ اب اللہ پاک نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں دعوت کے عمل کے ساتھ جوڑ دیا اور اپنے راستے میں نکالا اور دین کو زندہ کرنے والے فکر میں بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس اب ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس جائیں گے۔ اور اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی محنت کو زندہ کرنے کے بارے میں ترغیب دیں گے اور فکرمند کریں گے اور ہمارا یہ مسلمانوں کے پاس دین کی نسبت سے جانا اسے عمومی گشت کہتے ہیں اور دین کی نسبت سے یہ گشت ایک بہت بڑی چیز ہے اور اللہ پاک کے ہاں اس کا بڑا درجہ ہے کیونکہ یہ انبیاءؑ اور صحابہؓ کی فکر ہے۔ لہذا ہمیں فکرمند بن جانا چاہیئے کہ دین ہمارے جسموں میں، ہمارے گھروں میں، خاندان میں، معاشرہ میں ہمارے ملکوں میں اور پوری دُنیا میں کس طریقہ سے آئے گا۔ اور جب ہم اس فکر میں شریک ہوں گے اور اس عمل میں کوشش کریں گے تو اللہ پاک ہمیں اور پوری امت کو دین اور دُنیا کے سارے کاموں میں ہدایت اور درستگی عطا فرمائے گا۔

فِيْ أُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا كُلِّهَا - فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْتَعِدُّوْنَ لِهٰذَا الْعَمَلِ الْعَظِيْمِ؟!

رَابِعًا :- آدَابُ الْجَوْلَةِ الْعُمُوْمِيَّةِ

وَإِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ آدَابًا فَلِلْجَوْلَةِ أَيْضًا آدَابٌ - إِذَا نُرَاعِيْ هٰذِهِ الْآدَابَ نَحْصُلُ عَلٰى فَوَائِدِ الْجَوْلَةِ بِتَمَامِهَا. فَإِذَا شَكَّلْنَا لِلْجَوْلَةِ فِيْ صُوْرَةِ الْجَمَاعَةِ فَعَلَيْنَا أَنْ نَخْرُجَ بِالرِّجْلِ الْيُسْرٰى مِنَ الْمَسْجِدِ وَنَقُوْلَ عِنْدَ ذٰلِكَ بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ - ثُمَّ نَدْعُو الدُّعَاءَ فَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى الْهِدَايَةَ لِأَنْفُسِنَا وَلِأَهْلِ الْقَرْيَةِ وَكَافَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ - وَيَكُوْنُ فِي الْجَوْلَةِ مَسْئُوْلٌ وَدَلِيْلٌ مِّنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَمُتَوَلِّي الْكَلَامِ وَنَمْشِيْ بِالْجَانِبِ الْيَمِيْنِ مِنَ الطَّرِيْقِ وَيَكُوْنُ ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى أَلْسِنَتِنَا وَفِكْرُ الدِّيْنِ فِيْ قُلُوْبِنَا - وَكُلُّ مُسْلِمٍ نَزُوْرُهُ نَحْسَبُهُ أَفْضَلَ مِنْ أَنْفُسِنَا - وَإِذَا يَتَكَلَّمُ مُتَوَلِّي الْكَلَامِ مَعَ أَحَدٍ فَنَسْتَمِعُ كَلَامَهُ كَأَنَّهُ يُكَلِّمُنَا وَنَحْسَبُ أَنْفُسَنَا أَحْوَجَ مِنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ - وَلَا نَدْخُلُ فِي الدُّكَّانِ وَلَا نَقِفُ أَمَامَ بَابِ الْبَيْتِ وَنَغُضُّ الْبَصَرَ وَلَا نَتَكَلَّمُ فِيْ

توکیا آپ حضرات اس عظیم عمل کے لئے تیار ہیں ؟

۴۔ عمومی گشت کے آداب

ہر عمل کے کچھ آداب ہوتے ہیں ۔ اور گشت کے بھی کچھ آداب ہیں ۔جب ہم ان آداب کا لحاظ رکھیں گے تو گشت کے سارے فائدے حاصل کرسکیں گے۔ پس جب گشت کے لئے جماعت کی صورت میں ہماری تشکیل ہو جائے تو ہمیں چاہیئے کہ ہم بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکال لیں اور یہ دُعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ۔ پھر دُعا مانگیں تو اللہ پاک سے اپنے لیے ، بستی والوں کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہدایت مانگیں گشت میں ایک ذمہ دار ہوگا اور بستی والوں میں سے ایک رہبر ہوگا اور ایک متکلم ہوگا۔ہم راستہ کے دائیں جانب چلیں گے ۔اللہ پاک کا ذکر ہماری زبانوں پر ہوگا اور دین کا فکر ہمارے دِلوں میں ہوگا اور جس مسلمان بھائی سے ہم ملاقات کریں اُسے اپنے آپ سے بہتر جانیں اور جب متکلم کسی کے ساتھ بات کرے گا تو ہم اس کی بات غور سے سنیں گے گویا وہ ہمارے ساتھ ہی بات کررہا ہے اور اپنے آپ کو سارے مسلمانوں سے زیادہ محتاج سمجھیں گے اور کسی دکان کے اندر داخل نہیں ہوں گے اور نہ کسی گھر کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور نظریں جھکا کر چلیں گے اور آپس میں بات نہیں کریں گے۔

مَا بَيْنَنَا وَإِذَا إِنْتَهَى الْوَقْتُ أَيِ الْحَيَاةُ فَنَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ مُسْتَغْفِرِيْنَ اللهَ -

اَلْكَلَامُ فِي الْجَوْلَةِ الْعُمُوْمِيَّةِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ وَاَنْتُمْ كُلُّنَا مُسْلِمُوْنَ لِأَجْلِ كَلِمَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ - وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى جَعَلَ فَوْزَنَا وَنَجَاحَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِإِمْتِثَالِ اَوَامِرِ اللهِ تَعَالٰى عَلٰى طَرِيْقَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَكَيْفَ يَأْتِيْ هٰذَا فِيْ حَيَاتِنَا - لَا بُدَّ لَهُ مِنَ الْجُهْدِ فَفِيْ هٰذَا الْمَقْصَدِ اَلْاٰنَ فِي الْمَسْجِدِ كَلَامُ الدِّيْنِ وَالْإِيْمَانِ - نَرْجُوْا مِنْكُمْ أَنْ تَتَفَضَّلُوْا مَعَنَا إِلَى الْمَسْجِدِ نَقْدًا - جَزَاكُمُ اللهُ خَيْرًا -

اَلْجَوْلَةُ الْخُصُوْصِيَّةُ

اَلْجَوْلَةُ الْخُصُوْصِيَّةُ هِيَ مِنْ أَهَمِّ اَعْمَالِ الدَّعْوَةِ لِأَنَّنَا نَزُوْرُ فِيْهَا بَعْضَ الْأَحْبَابِ الَّذِيْنَ لَهُمْ رُتْبَةٌ فِي الْمُجْتَمَعِ - إِمَّا بِسَبَبِ الْمَالِ اَوِ الْعِلْمِ اَوْ بِسَبَبِ قِدَمِهِمْ فِيْ عَمَلِ الدَّعْوَةِ - فَإِذَا شَارَكَ هٰؤُلَآءِ النَّاسُ مَعَنَا وَ أَخَذُوْا يَجْتَهِدُوْنَ فِيْ عَمَلِ الدَّعْوَةِ فَعَامَّةُ النَّاسِ

اور جب وقت یا محلہ ختم ہوگا تو استغفار پڑھتے ہوئے مسجد کو واپس لوٹیں گے۔

عمومی گشت میں بات کرنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ ہم اور آپ سب کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی وجہ سے مسلمان ہیں اور اللہ پاک نے ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی اپنے احکامات کے ماننے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پر چلنے میں رکھی ہے۔ یہ ہماری زندگی میں کیسے آئے گا۔ اس کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے تحت مسجد میں دین ایمان کی بات ہو رہی ہے۔ اُمید ہے آپ ہمارے ساتھ مسجد میں نقد تشریف لے چلیں گے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔

خصوصی گشت

خصوصی گشت دعوت کے اہم اعمال میں سے ایک ہے۔ اس لئے کہ ہم اس میں بعض ایسے دوستوں سے ملاقات کرتے ہیں جن کا معاشرہ میں کوئی مقام ہوتا ہے۔ مال کی وجہ سے یا علم کی وجہ سے یا دعوت کے عمل میں پرانے لگے ہونے کی وجہ سے۔ پس اگر یہ لوگ ہمارے ساتھ شریک ہو گئے اور دعوت کے عمل میں انھوں نے محنت شروع کی تو پھر عوام الناس

اَيْضاً يُشَارِكُوْنَ مَعَنَا فِيْ عَمَلِ الدَّعْوَةِ
وَنُبَيِّنُ طَرِيْقَةَ زِيَارَةِ هٰؤُلَاءِ النَّاسِ ـ

اَوَّلاً: كَيْفَ نَزُوْرُ أَهْلَ الثَّرْوَةِ وَرَئِيْسَ الْقَرْيَةِ ؟

نَمْشِىْ اِثْنَيْنِ مِنْ أَحْبَابِ الْجَمَاعَةِ لِزِيَارَةِ أَهْلِ الثَّرْوَةِ وَرَئِيْسِ الْقَرْيَةِ وَاِذَا أَمْكَنَنَا أَخُذُ مَعَنَا دَلِيْلاً مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ ـ فَإِذَا وَجَدْنَا بَعْضاً مِنْهُمْ نُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَنَسْئَلُ عَنْ حَالِهِ وَبَعْدَ التَّعَارُفِ نُقَدِّمُ عَلَيْهِ الدَّعْوَةَ فِيْ اَلْفَاظٍ مُنَاسِبَةٍ وَلَانَتَأَثَّرُ عَنْ اَشْيَائِهِمْ وَلَا نُبَيِّنُ أَمَامَهُمْ مَفَاسِدَ الْمَالِ وَقُبْحَ الدُّنْيَا ـ مَثَلاً نَقُوْلُ لَهُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ـ اَللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْطَى الْاِنْسَانَ كَثِيْراً مِنَ النِّعَمِ ـ اَعْطَاهُ الْجِسْمَ فَجَعَلَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَأَعْطَاهُ الصِّحَّةَ وَالْقُوَّةَ وَالْعَقْلَ ـ وَأَعْطَاهُ الْمَالَ وَأَشْيَاءَ الدُّنْيَا ـ فَهٰذِهِ النِّعَمُ لَا تَدُوْمُ وَاِنَّمَا هِيَ اِلٰى أَجَلٍ مَحْدُوْدٍ ـ وَهٰذِهِ الْأَشْيَاءُ تَكُوْنُ ثَمِيْنَةً وَغَالِيَةً عِنْدَ اللّٰهِ اِذَا اسْتَعْمَلَهَا الْاِنْسَانُ حَسْبَ اَوَامِرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ـ وَهٰهُنَا الْمَالُ وَالْاَشْيَاءُ لَا تَبْقٰى دَائِماً وَاِنَّمَا هِيَ مِثْلُ ظِلٍّ رَائِحٍ فَيَنْتَهِى الْمَالُ قَبْلَ الْمَوْتِ اَوْ تَنْتَهِى الْحَيَاةُ فَيَخْرُجُ الْخِيَارُ مِنْ أَيْدِى الْاِنْسَانِ ـ

بھی ہمارے ساتھ دعوت والے عمل میں شریک ہوں گے۔

ان لوگوں کے ساتھ ملاقات کا طریقہ ہم بیان کرتے ہیں۔

۱۔ مالداروں اور چوہدری وڈیروں کے ساتھ کیسے ملاقات کی جائے گی؟

مالداروں اور بستی کے چیئرمین وغیرہ کی ملاقات کے لئے جماعت کے ساتھیوں میں سے دو ساتھی چلیں گے۔ اور اگر ممکن ہو تو بستی والوں میں سے ایک رہبر کو ساتھ لیں گے۔ پس جب ان میں سے کسی کے ساتھ ملاقات ہو جاتے تو اس پہ سلام کہہ کر اس کا حال پوچھیں گے اور تعارف کے بعد اس پر مناسب الفاظ میں دعوت کو پیش کریں گے اور اُن کی چیزوں سے متاثر نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کے سامنے دنیا کے مفاسد اور خرابی بیان کریں گے۔ مثلاً اُن سے یوں بات کریں گے کہ الحمدللہ اللہ پاک نے انسان کو بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے۔ اسے جسم دیا ہے اور اس میں روح ڈال دی ہے۔ اُسے صحت، قوت اور عقل دی ہے۔ اسے مال اور دُنیا کی چیزیں دی ہیں تو یہ نعمتیں ہمیشہ نہیں رہیں گی بلکہ یہ ایک محدود وقت تک کے لئے ہیں۔ اور یہ چیزیں اللہ پاک کے ہاں قیمتی اور گراں قدر بن جائیں گی۔ اگر انسان اُن کو اللہ پاک کے حکموں کے مطابق استعمال کرے گا اور یہ چیزیں ہمیشہ نہیں رہیں گی بلکہ یہ ڈھلتی چھاؤں کی طرح ہیں پس یا تو مال موت سے قبل ختم ہو جاتے گا۔ یا زندگی ہی ختم ہو جاتے گی تو انسان کے ہاتھ سے اختیار نکل جاتے گا۔

فَيَلْزَمُ عَلَيْنَا اَنْ نَسْعٰى لِإِرْضَاءِ رَبِّنَا قَبْلَ اَنْ نُلَاقِيَهُ ۔ وَهٰذَا لَا يُمْكِنُ اِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْجُهْدِ فِي الدِّيْنِ ۔ فَفِيْ هٰذَا الشَّأْنِ وَصَلَتْ جَمَاعَتُنَا إِلٰى قَرْيَتِكُمْ وَ أَحْبَابُنَا يَفْرَحُوْنَ بِزِيَارَتِكُمْ ۔ فَنَرْجُوْ امِنْكُمْ اَنْ تَتَفَضَّلُوْا مَعَنَا إِلَى الْمَسْجِدِ ۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ ۔

ثَانِيًا :- كَيْفَ نَزُوْرُ الْقُدَمَاءَ ؟

اَلْمُرَادُ مِنَ الْقُدَمَاءِ هُوَ الْأَحْبَابُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَبْلَ زِيَارَتِنَا هٰذِهِ وَلَوْ لِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۔ نَمْشِيْ لِزِيَارَةِ الْقُدَمَاءِ إِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْ مَكَانِ عَمَلِهِمْ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ نَقُوْلُ لَهُمْ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَتٰى بِالْجَمَاعَةِ إِلٰى قَرْيَتِكُمْ وَهٰذَا بِسَبَبِ جُهْدِكُمْ وَدُعَائِكُمْ ۔ وَنَحْنُ مُغْتَرِبُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَنْطِقَةِ وَلَا نَعْرِفُ اَحْوَالَ أَهْلِ الْمَنْطِقَةِ وَنَحْتَاجُ إِلٰى إِعَانَتِكُمْ وَدَلَالَتِكُمْ ۔ فَعَلَيْكُمْ أَنْ تَتَفَضَّلُوْا مَعَنَا إِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُشَارِكُوْا مَعَنَا فِيْ تَرْتِيْبِ الْاَعْمَالِ ۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۔

ثَالِثًا :- كَيْفَ نَزُوْرُ الْعُلَمَاءَ ؟

قَبْلَ الذِّهَابِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ يَلْزَمُ عَلَيْنَا أَنْ نَعْرِفَ

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے رب سے ملاقات سے قبل ہی اُس کی رضامندی حاصل کرلیں اور یہ دین پر عمل کرنے اور اس کے لئے کوشش کرنے کے بغیر ناممکن ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ہماری جماعت آپ کی بستی میں پہنچ گئی ہے ہمارے ساتھی آپ سے مل کر خوش ہوں گے۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ مسجد تشریف لے چلیں گے۔ اللہ پاک آپ کو برکت دے۔

۲۔ پرانے احباب سے کیسے ملاقات کی جائے گی؟

پرانے احباب سے مراد وہ لوگ ہیں جو ہماری اس ملاقات سے قبل اللہ کے راستہ میں نکل چکے ہوں۔ اگرچہ تین دن کے لئے کیوں نہ ہوں۔ پرانے احباب سے ملنے کے لئے اُن کے گھروں یا اُن کے کام کرنے کی جگہ پر جائیں گے۔ سلام کرکے اُن سے بات کریں گے کہ الحمدللہ۔ اللہ پاک آپ کی محنت اور دعاؤں کی وجہ سے جماعت کو آپ کی بستی میں لے آیا ہے۔ ہم اس علاقہ میں پردیسی ہیں اور علاقے والوں کے حالات کو نہیں جانتے ہیں۔ ہم آپ کے تعاون اور رہنمائی کے محتاج ہیں تو چاہیئے کہ آپ ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف لے چلیں تاکہ اعمال کو ترتیب دینے میں ہمارے ساتھ شریک ہوسکیں۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے۔

۳۔ علماء کرام کے ساتھ کیسے ملاقات کی جائے گی؟

علماء کرام کے پاس جانے سے پہلے ہم پر ضروری ہے کہ ان کی فرصت کا وقت پہچان لیں۔

وَقْتَ فَرَاغِهِمْ حَتّٰى لَا نُدَاخِلَ فِي أَشْغَالِهِمُ التِّجَارِيَّةِ أَوْ لَا نَقَعَ الْخَلَلَ فِي إِسْتِرَاحَتِهِمْ۔ فَإِذَا ذَهَبْنَا عِنْدَهُمْ نُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَ نُقَدِّمُ لَهُمْ بَعْضَ الْهَدِيَّةِ مِنْ نَوْعِ السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ وَالْكُحْلِ وَالْمِسْبَحَةِ وَلَا نَدْعُوْهُمْ وَلَا نُرَغِّبُهُمْ فِي الْخُرُوْجِ وَنَلْتَمِسُ مِنْهُمُ الدُّعَاءَ۔ وَإِذَا وَجَدْنَا عِنْدَهُمُ الْفُرْصَةَ وَرَأَيْنَا فِيْ وُجُوْهِهِمُ الْبَشَاشَةَ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ نُبَيِّنَ لَهُمْ أَحْوَالَ الدَّعْوَةِ دَاخِلَ الْبِلَادِ وَ خَارِجِهَا فِيْ شَتّٰى أَنْحَاءِ الْعَالَمِ۔

آدَابُ حَلْقَةِ التَّعْلِيْمِ

أَيُّهَا الْأَحْبَابُ! اَلْحَلْقَةُ تَشْتَمِلُ عَلٰى ثَلٰثَةِ أَجْزَاءٍ۔ اَلْجُزْءُ الْأَوَّلُ هُوَ قِرَآءَةُ الْقُرْآنِ مَعَ تَجْوِيْدِ الْحُرُوْفِ وَهِيَ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ وَعَشَرَةُ سُوَرِنِ الْأَخِيْرَةُ مِنَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ۔ وَالْجُزْءُ الثَّانِيْ هُوَ قِرَآءَةُ الْكِتَابِ۔ لِأَهْلِ أُرْدُوْ كِتَابُ "فَضَائِلُ الْأَعْمَالِ" يَقْرَءُوْنَ مِنْ كُلِّ حِصَّةٍ بَعْضَ الْأَحَادِيْثِ مَعَ الشَّرْحِ وَالْعَرَبُ۔ يَقْرَءُوْنَ "رِيَاضُ الصَّالِحِيْنَ" وَ "حَيَاةُ الصَّحَابَةِ رض"۔ وَالْجُزْءُ الثَّالِثُ هُوَ مُذَاكَرَةُ سِتِّ صِفَاتٍ فِيْ نِهَايَةِ الْحَلْقَةِ وَيُبَيِّنُ كُلٌّ وَاحِدٍ وَسَطًا يَعْنِيْ لَا بِالتَّفْصِيْلِ وَلَا بِالْإِجْمَالِ۔

وَإِنَّ لِلْحَلْقَةِ مَقْصَدًا وَفَضَائِلَ وَ آدَابًا۔ أَمَّا مَقْصَدُ

تاکہ ان کے دینی مشاغل میں مداخلت نہ کریں یا ان کی راحت و آرام میں خلل نہ ڈالیں۔ پس جب ان کے پاس جائیں تو سلام کریں اور ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ مثلاً مسواک، خوشبو، سرمہ یا تسبیح وغیرہ پیش کریں۔ نہ اُن کو دعوت دیں اور نہ ہی ساتھ نکلنے کی ترغیب دیں۔ ان سے دُعا کی درخواست کریں اور اگر ان کے پاس فراغت پائیں اور اُن کے چہروں پر بشاشت محسوس کریں تو پھر اندرون و بیرون ملک اور دُنیا کے مختلف اطراف میں دعوت و تبلیغ کے حالات بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

تعلیم کے آداب

دوستو بزرگو! تعلیم کا حلقہ تین اجزا پر مشتمل ہوتا ہے۔ پہلا جزء حروف کی اچھی ادائیگی کے ساتھ قرآن پاک کا پڑھنا ہے اور یہ سورۃ فاتحہ مع قرآن کریم کی آخری دس سورتیں ہے۔ دُوسرا جزء کتاب کا پڑھنا ہے۔ اردو دان حضرات فضائل اعمال پڑھیں گے۔ ہر حصہ میں سے کچھ احادیث تشریح سمیت بیان کریں گے جبکہ عرب احباب کتاب ریاض الصالحین اور حیاۃ الصحابہ پڑھیں گے۔ تیسرا جزء حلقۂ تعلیم کے آخر میں چھ نمبروں کا مذاکرہ ہے۔ جو کہ ہر ایک درمیانے انداز سے بیان کرے گا نہ بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ اور نہ بہت مختصر۔

حلقۂ تعلیم کے مقصد، فضائل اور آداب بھی ہیں۔

إِقَامَةِ الْحَلَقَةِ فَهُوَ إِسْتِمَاعُ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ الْحَسَنَةِ وَ مَفَاسِدِ الْأَعْمَالِ الْقَبِيحَةِ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ بِحَيْثُ يَأْتِيْ فِيْ قُلُوْبِنَا الشَّوْقُ وَالرَّغْبَةُ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالنُّفْرَةُ وَالْكَرَاهَةُ لِلْأَعْمَالِ الْقَبِيحَةِ ـ وَإِذَا حَصَلَتْ فِيْنَا هٰذِهِ الصِّفَةُ يَتَسَهَّلُ لَنَا الْإِتْيَانُ عَلَى الْمَحَاسِنِ وَالْإِجْتِنَابُ عَنِ الْمَعَاصِيْ كُلِّهَا ـ

أَمَّا فَضَائِلُهَا فَكَثِيْرَةٌ مِنْهَا ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ (الکهف ۲۸)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ (رواه مسلم)

أَمَّا اٰدَابُهَا ـ فَالْوُضُوْءُ قَبْلَ الْجُلُوْسِ فِي الْحَلَقَةِ ـ وَالتَّطَيُّبُ إِذَا أَمْكَنَ ـ وَالْجُلُوْسُ فِيْ هَيْئَةِ التَّشَهُّدِ أَوَّلًا ثُمَّ بَعْدَ التَّعَبِ يُمْكِنُ تَغْيِيْرُ الْهَيْئَةِ ـ وَالْجُلُوْسُ بِنِيَّةِ الْعَمَلِ ـ وَإِسْتِمَاعُ الْكَلَامِ بِالتَّوَجُّهِ التَّامِّ وَالْيَقِيْنِ الْكَامِلِ لِلْاٰيَاتِ وَالْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ـ وَفِيْ صُوْرَةِ عَدَمِ الْفَهْمِ لَا يَسْئَلُ

حلقہ جمانے کا مقصد یہ ہے کہ نیک اعمال کے فضائل اور بداعمال کی برائی قرآن و سنت سے سنی جائے تاکہ ہمارے دلوں میں نیک اعمال کا شوق اور رغبت پیدا ہو اور برے اعمال سے نفرت اور کراہت پیدا ہو اور جب ہمیں یہ صفت حاصل ہو جائے گی تو ہمارے لئے نیکیوں کی طرف آنا اور سارے گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

حلقۂ تعلیم کے فضائل بہت سارے ہیں۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے۔
(اے محمدؐ) اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا پابند بنا لیجئے جو کہ صبح و شام اپنے رب کی رضامندی تلاش کرتے ہوئے اُسے پکارتے ہیں اور اپنی نگاہ ان سے مت پھیریئے۔ (سورۂ کہف)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ پاک کے گھروں میں سے کسی گھر میں کچھ لوگ جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُن کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں کرتا ہے (مسلم)

حلقۂ تعلیم کے آداب یہ ہیں۔ حلقہ میں بیٹھنے سے قبل وضو کرنا۔ اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگانا۔ شروع میں تشہد کی حالت میں بیٹھنا۔ تھک جانے کے بعد حالت کو تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اور عمل کی نیت سے بیٹھنا۔ اور بات کو پوری توجہ اور قرآنی آیات و احادیث نبویہ پر کامل یقین کرتے ہوئے سننا۔ کوئی بات نہ سمجھنے کی صورت میں تعلیم کے دوران

عَنْ أَيِّ أَمْرٍ أَثْنَاءَ الْحَلْقَةِ ۔ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ إِذَا ذُكِرَ إِسْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وَالتَّجَنُّبُ عَنْ بَيَانِ الْمَسَائِلِ الْإِخْتِلَافِيَّةِ وَإِنَّمَا نَتَعَلَّمُ الْمَسَائِلَ فِي أَوْقَاتِ الْأَعْمَالِ الْإِنْفِرَادِيَّةِ ۔ وَالْجُلُوسُ إِلَى نِهَايَةِ الْحَلْقَةِ ۔

اَلْمَشُوْرَةُ

لِلْمَشُوْرَةِ مَقْصَدٌ وَفَضَائِلُ وَآدَابٌ ۔

فَمَقْصَدُ الْمَشُوْرَةِ هُوَ إِنْشَاءُ الْفِكْرِ فِي الْأَحْبَابِ وَإِخْتِيَارُ أَحْسَنِ تَرْتِيْبِ الْأَعْمَالِ فِي الْقَرْيَةِ حَتّٰى يَخْرُجَ أَهْلُ الْقَرْيَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالٰى لِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ نَقْدًا فَأَكْثَرَ وَيَحْيَ الدِّيْنُ فِي أَحْبَابِ الْجَمَاعَةِ وَأَهْلِ الْقَرْيَةِ وَكَافَّةِ الْعَالَمِ ۔

أَمَّا فَضَائِلُهَا فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى فِي شَأْنِ الصَّحَابَةِ رض يَمْدَحُهُمْ وَأَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشورىٰ ٣٨)

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى لِلنَّبِيِّ الْكَرِيْمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران ١٥٩)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ

أَمَّا آدَابُهَا فَعَلٰى مَسْئُوْلِ الْجَمَاعَةِ أَنْ يُبَيِّنَ بِنَفْسِهِ

کسی قسم کا سوال نہیں کیا جاتے گا اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ذکر کیا جاوے تو آپ پر درود پڑھنا اور اختلافی مسائل بیان کرنے سے پرہیز کرنا۔ مسائل انفرادی اعمال کے اوقات میں سیکھے جائیں گے اور حلقہ کے آخر تک تعلیم میں شریک ہونا۔

مشورہ

مشورہ کے مقصد اور فضائل اور آداب ہیں۔

مشورہ کا مقصد ساتھیوں میں فکر کا پیدا کرنا اور بستی میں اعمال کی اچھی ترتیب اختیار کرنا ہے تاکہ بستی والے اللہ پاک کے راستہ میں چار ماہ اور زیادہ اوقات کے لئے نقد نکل سکیں اور جماعت کے ساتھیوں، بستی والوں اور پورے عالم میں دین زندہ ہو سکے۔

مشورہ کی فضیلت میں اللہ پاک کا ارشاد ہے جس میں صحابہ کرام کی تعریف بیان فرماتی ہے کہ

ان (صحابہؓ) کا ہر کام آپس کے مشورہ سے طے ہوتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ)

اور اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے کہ ان (صحابہ) کے ساتھ اہم کاموں میں مشورہ کیا کرو۔ (سورۃ آل عمران) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "استخارہ کرنے والا نقصان نہیں اٹھاتا اور مشورہ کرنے والا پشیمان نہیں ہوتا۔

مشورہ کے آداب یہ ہیں۔ جماعت کے ذمہ دار کے ذمہ ہے کہ خود

أَوْ أَحَدُ غَيْرُهُ بِأَمْرِهِ مَقْصَدَ الْمَشْوَرَةِ وَفَضَائِلُهَا وَ آدَابُهَا قَبْلَ الْمَشْوَرَةِ ـ وَيُفَكِّرُ الْأَحْبَابُ وَيُبَيِّنُ لَهُمْ أَهَمِّيَّةَ الْعَمَلِ ـ ثُمَّ يَأْخُذُ رَأْيَ كُلِّ وَاحِدٍ وَيَبْدَأُ بِالْيَمِيْنِ وَيَسْتَمِعُ رَأْيَ كُلِّ وَاحِدٍ وَيَجْمَعُ فِي الْمَشْوَرَةِ الْأَحْبَابَ الْقُدَمَاءَ مِنَ الْقَرْيَةِ ـ وَيَأْخُذُ رَأْيَهُمْ ـ وَعَلَى الْأَحْبَابِ أَنْ يُظْهِرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَأْيَهُ وَلَا يَكْتَفِيْ بِرَأْيِ صَاحِبِهِ وَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ فِيْ فِكْرِ الدِّيْنِ وَتَرْتِيْبِ الْعَمَلِ فِي الْقَرْيَةِ ـ وَيُظْهِرُ رَأْيَهُ مَعَ هَمِّهِ وَفِكْرِهِ وَلَا يُكْثِرُ فِيْ حَظِّ النَّفْسِ مَثَلًا فِيْ فِكْرِ الطَّعَامِ وَالْإِسْتِرَاحَةِ ـ وَلَا يَعْتَرِضُ عَلَى رَأْيِ أَحَدٍ وَلَا يُصِرُّ عَلَى قُبُوْلِيَّةِ رَأْيِهِ وَمَنْ عَمِلَ بِرَأْيِهِ لَا يَفْرَحُ وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهِ لَا يَحْزَنُ ـ وَإِذَا فَصَلَ الْأَمِيْرُ يَنْبَغِيْ لِكُلِّ وَاحِدٍ أَنْ يُطِيْعَهُ وَيَقْبَلَ عَمَلًا يَأْتِيْ فِيْ نَصِيْبِهِ ـ وَإِذَا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِيْ أَمْرٍ بَعْدَ الْمَشْوَرَةِ فَلَا يُرْجِعُهُ إِلَى الْأَمِيْرِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْأَحْبَابِ بَلْ يَحْسَبُ هٰذَا الْفَسَادَ مِنْ نَفْسِهِ وَقِلَّةِ فِكْرِ دِيْنِهِ وَحِيْلَتِهِ ـ

آدَابُ دُخُوْلِ الْقَرْيَةِ

عِنْدَ مَا يَصِلُ الْأَحْبَابُ إِلَى الْقَرْيَةِ يَضَعُوْنَ أَغْرَاضَهُمْ خَارِجَ الْقَرْيَةِ وَمَسْئُوْلُ الْجَمَاعَةِ أَوْ أَحَدُ

یا کسی ساتھی سے مشورہ سے قبل مشورہ کا مقصد، فضائل اور آداب بیان کراتے۔ ساتھیوں کو فکر مند کرے اور اُن کے سامنے کام کی اہمیت بیان کرے۔ پھر ہر ایک کی رائے لے اور دائیں جانب سے شروع کرے۔ ہر ایک کی رائے غور سے سُنے اور بستی کے پُرانے ساتھیوں کو مشورہ میں جوڑے اور اُن کی رائے لے۔ ساتھیوں کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک اپنی رائے کا اظہار کرے اور اپنے ساتھی کی رائے پر اکتفا نہ کرے۔ ہر ایک ساتھی کو دین کا اور بستی میں کام کی ترتیب کی فکر ہو۔ اپنی رائے کو غم اور فکر کے ساتھ پیش کرے۔ اور نفس کو خوش کرنے مثلاً کھانے پینے یا آرام کرنے کا مشورہ نہ دے۔ کسی کی رائے پر اعتراض نہ کرے۔ نہ اپنی رائے منوانے پر اصرار کرے۔ جس کی رائے پر عمل ہو جائے وہ خوش نہ ہو۔ اور جس کی رائے پر عمل نہ ہو وہ غمگین نہ ہو۔ اور جب امیر صاحب فیصلہ کرے تو ہر ایک کو اس کی بات ماننی چاہیئے اور اپنے حصے کا کام قبول کرنا چاہیئے اور جب مشورہ کے بعد کسی کام میں خرابی ظاہر ہو گئی تو اُسے امیر صاحب یا کسی ساتھی کی طرف نہ لوٹائے بلکہ یہ خرابی اپنی طرف سے اور دین کے فکر کی کمی اور صحیح تدبیر نہ کرنے کی وجہ سے خیال کرے۔

بستی میں داخل ہونے کے آداب

جب ساتھی بستی کے قریب پہنچ جائیں تو بستی سے باہر اپنے سامان کو رکھ دیں اور امیر صاحب یا کوئی دوسرا ساتھی

الأَحبابِ يُفكِّرُ الأَحبابَ وَيُرغِّبُهُمْ فِي الدَّعوَةِ وَالأَعمَالِ وَيُبَيِّنُ لَهُمْ بِأَيِّ نِيَّةٍ دَخلْنَا القَريَةَ يَكونُ لَهَا اَثَراً عَلَى أَهْلِ القَريَةِ لِذَا نُصَحِّحُ نِيَّاتِنَا وَنَتَفَكَّرُ كَيفَ يَأتِي الدِّينُ فِينَا وَفِي أَهْلِ القَريَةِ وَجَمِيعِ العَالَمِ. وَكَيفَ يَخرُجُ أَهْلُ هٰذِهِ القَريَةِ لِأَربَعَةِ اَشْهُرٍ نَقداً. وَيَدخُلُ الأَحبَابُ القَريَةَ ذَاكِرِينَ اللهَ غَاضِّينَ البَصَرَ وَيُسَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي أَوَّلِ الجَمَاعَةِ عَلَى مَنْ لَقِيَهُ. ثُمَّ يَدخُلُوا المَسجِدَ بِالرِّجلِ اليُمنَى وَيَقُولُونَ بِسمِ اللهِ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ افتَحْ لِي أَبوَابَ رَحمَتِكَ. فَمَنْ كَانَ عَلَى وُضُوءٍ يُصَلِّي رَكعَتَينِ وَالبَاقُونَ يَتَوَضَّؤُنَ وَيَجلِسُونَ فِي المَشْوَرَةِ۔ وَلَا نَدَاخِلُ فِي شُؤُنِ المَسجِدِ مِثْلَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ. وَمفَاتِيحِ الكَهرُبَاءِ إِلَّا إِذَا اَمَرَنَا بِهَا أَهْلُ المَسجِدِ وَ نُنَظِّفُ المَسجِدَ وَنَحتَرِمُ أَهْلَ القَريَةِ. وَنَكُونُ أُسْوَةً لَهُمْ قَوْلاً وَعَمَلاً لَا قَوْلاً فَقَطْ

آدَابُ المَسجِدِ ،

اَلمَسجِدُ بَيتٌ مِنْ بُيُوتِ اللهِ وَيَنْبَغِي لَنَا اَنْ نَحتَرِمَ المَسَاجِدَ لِاَنَّهَا مَكَانُ العِبَادَةِ وَنُزُولِ الرَّحمَةِ وَلِأَنَّ خَيرَ البِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَشَرُّ البِلَادِ أَسْوَاقُهَا۔

تمام ساتھیوں کو فکر مند کرے۔ دعوت اور اعمال کی ترغیب دے اور ان سے کہہ دیں کہ جس نیّت کے ساتھ ہم بستی میں داخل ہوں گے تو بستی والوں پر اُس کا اثر ہوگا۔ لہٰذا ہم اپنی نیتوں کو درست کرلیں اور فکر مند ہو جائیں کہ کس طریقہ سے دین ہمارے اندر، بستی والوں کے اندر اور پورے عالم میں آئے گا۔ اور کس طریقہ سے اس بستی کے لوگ چار مہینوں کے لئے نقد نکلیں گے۔ پھر ساتھی بستی میں اللہ پاک کا ذکر کرتے ہوتے اور نظروں کو جُھکاتے ہوئے داخل ہو جائیں اور جماعت کے شروع میں جانے والا ساتھی ہر سامنے آنے والے فرد پر سلام کہے گا۔ پھر مسجد میں دایاں پاؤں اندر کرکے داخل ہوں گے اور بِسم اللہ والصلوٰۃ والسَّلامُ علٰی رسُولِ اللہ اللّٰھم افتَح لِی اَبوَابَ رحمتِکَ پڑھیں گے۔ پس جس کا وضو ہوگا وہ ۲ دو رکعت پڑھ لے اور باقی وضو کریں اور مشورہ کے لئے بیٹھ جائیں اور مسجد کے معاملات مثلاً آذان، اقامت اور بجلی کے بٹنوں میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔ ہاں اگر مسجد والوں نے اس کے لئے کہا تو کرسکیں گے۔ مسجد کو صاف رکھیں گے اور محلہ والوں کی خدمت کریں گے اور اُن کے لئے قولاً و عملاً نمونہ بنیں گے نہ کہ صرف زبانی طور پر۔

مسجد کے آداب

مسجد اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ مسجدوں کا احترام کریں کیونکہ یہ عبادت اور رحمت کے نازل ہونے کی جگہیں ہیں۔ اور اللہ کے ہاں بہترین جگہیں مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں۔

فَإِذَا نَدْخُلُ الْمَسْجِدَ - نَدْخُلُ بِالرِّجْلِ الْيُمْنٰى وَ نَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ إِذَا نَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ نَخْرُجُ بِالرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَ نَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ - ثُمَّ نَتَوَضَّأُ وَ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ - وَ لَا نَتَكَلَّمُ فِي الْمَسْجِدِ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فَإِذَا نَحْتَاجُ إِلٰى ذٰلِكَ فَنَخْفِضُ الصَّوْتَ - وَلَا نَلْعَبُ عَبَثًا وَلَا نَمْشِيْ سَرِيْعًا وَ نَبْقٰى فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْوُضُوْءِ وَ نَجْتَهِدُ فِي الْعِبَادَةِ مِثْلَ الصَّلٰوةِ وَالذِّكْرِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَ الدُّعَاءِ - وَ نُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ - وَلَا نَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا - وَلَا نَأْكُلُ وَلَا نَشْرَبُ وَلَا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا بِنِيَّةِ الْإِعْتِكَافِ -

بَعْضُ الْأَشْيَاءِ يَجِبُ مُرَاعَاتُهَا

هٰهُنَا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَشْيَاءِ يَجِبُ مُرَاعَاتُهَا فَيَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَعْرِفَهَا وَ نَجْعَلَهَا فِيْ حَيَاتِنَا كُلِّهَا - وَ هِيَ كَمَا يَأْتِيْ -

اَرْبَعَةُ اَشْيَاءٍ نُكْثِرُهَا وَنَبْذُلُ طُوْلَ أَوْقَاتِنَا فِيْهَا حَسْبَ الْإِمْكَانِ -

(١) اَلدَّعْوَةُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (٢) اَلتَّعْلِيْمُ وَالتَّعَلُّمُ

پس جب ہم مسجد میں داخل ہوں گے تو دایاں پاؤں داخل کر کے دُعا پڑھیں گے۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
اور جب مسجد سے باہر آئیں گے تو بایاں پاؤں نکال کر دُعا پڑھیں گے بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔ پھر وضو کر کے تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز پڑھیں گے اور مسجد میں دنیاوی باتیں نہیں کریں گے۔ پس اگر کوئی ایسی ضروری بات ہوتی تو آہستہ بات کریں گے اور کسی بیکار چیز کے ساتھ نہیں کھیلیں گے نہ تیز چلیں گے اور مسجد میں باوضو رہیں گے اور عبادت مثلاً نماز، ذکر، تلاوت اور دُعا وغیرہ میں مشغول رہیں گے۔ مسجد کو صاف رکھیں گے اور مسجد میں ناپاکی کی حالت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ مسجد میں اعتکاف کی نیت کے بغیر کھاتے پیئیں گے یا سوئیں گے۔

بعض چیزیں جن کی رعایت رکھنا ضروری ہے

یہاں ہم بعض چیزوں کا ذکر کرتے ہیں جن کی رعایت رکھنا ضروری ہے ہمیں چاہیئے کہ یہ چیزیں جان لیں اور اپنی زندگی میں معمول بنائیں۔ وہ یہ ہیں۔
چار چیزیں جو زیادہ کریں گے اور حتی الامکان سارا وقت اسی میں خرچ کریں گے۔
(۱) اللہ اور رسول کی طرف دعوت (۲) تعلیم و تعلم

(٣) اَلذِّكْرُ وَالْعِبَادَةُ (٤) اَلْخِدْمَةُ۔

وَ نُقَلِّلُ عَنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ

(١) اَلطَّعَامُ وَالشَّرَابُ (٢) اَلنَّوْمُ (٣) كَلَامُ الدُّنْيَا

(٤) اَلْخُرُوْجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِلْأَغْرَاضِ الذَّاتِيَّةِ۔

وَ نَجْتَنِبُ عَنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ۔

(١) سُؤَالُ الْمَخْلُوْقِ (٢) اَلْإِسْرَافُ وَالتَّبْذِيْرُ

(٣) اَلْإِشْرَافُ يَعْنِي الطَّمَعُ (٤) إِسْتِعْمَالُ شَيْئِ الْغَيْرِ بِدُوْنِ الْإِجَازَةِ۔

اَلْحِوَارُ فِيْ شَأْنِ التَّعَارُفِ وَالتَّرْغِيْبِ فِي الْخُرُوْجِ

خَالِدٌ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ : إِسْمِيْ خَالِدٌ

أَحْمَدُ : وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ : وَإِسْمِيْ أَحْمَدُ

خَالِدٌ : مِنْ أَيْنَ أَنْتَ يَا أَخِيْ ؟

أَحْمَدُ : أَنَا مِنْ بِيْشَاوَرْ۔ وَأَنْتَ مِنْ أَيْنَ ؟

خَالِدٌ : أَنَا مِنْ لَاهُوْرَ۔

أَحْمَدُ : أَنَا أَتَكَلَّمُ بِلُغَةِ بُشْتُوْ وَبِأَيِّ لُغَةٍ تَتَكَلَّمُ أَنْتَ ؟

خَالِدٌ : أَنَا أَتَكَلَّمُ بِلُغَةِ أُرْدُوْ وَبَنْجَابِيْ۔

أَحْمَدُ : مَاذَا شُغْلُكَ ؟

خَالِدٌ : أَنَا مُوَظَّفٌ حُكُوْمِيٌّ فِيْ مَصْنَعِ الْإِسْمِنْتْ۔

③ ذکر و عبادت ④ خدمت

چار چیزیں جو کم کرنے کی کوشش کریں گے ۔

① کھانا پینا ② آرام کرنا ③ دنیاوی باتیں کرنا

④ اپنی ذاتی حاجتوں کے لئے مسجد سے باہر جانا ۔

چار چیزوں سے بچنے کی کوشش کریں گے ۔

① سوال یعنی مخلوق سے مانگنا ② اسراف

③ اشراف یعنی طمع ④ کسی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال کرنا ۔

تعارف اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کے بارے میں مکالمہ !

خالد : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ —— میرا نام خالد ہے ۔

احمد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ —— اور میرا نام احمد ہے ۔

خالد : بھائی جان آپ کہاں سے تعلق رکھتے ہیں ؟

احمد : میرا تعلق پشاور سے ہے اور آپ کا تعلق کہاں سے ہے ؟

خالد : میرا تعلق لاہور سے ہے ۔

احمد : میں پشتو زبان بولتا ہوں اور آپ کون سی زبان بولتے ہیں ؟

خالد : میں اُردو اور پنجابی بولتا ہوں ۔

احمد : آپ کیا کام کرتے ہیں ؟

خالد : میں سیمنٹ کے کارخانہ میں سرکاری ملازم ہوں ۔

وَمَاذَا تَعْمَلُ أَنْتَ ؟

أَحْمَدُ: أَنَا أَتَّجِرُ بَيْنَ بَاكِسْتَانَ وَالصِّيْنِ تِجَارَةً حُرَّةً ـ

أَحْمَدُ: لِكَمْ مُدَّةٍ خَرَجْتَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟

خَالِدُ: خَرَجْتُ لِأَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ـ

أَحْمَدُ: أَنَا خَرَجْتُ لِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ذَالِكَ ـ وَإِذَا أَنْتَ خَرَجْتَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَرَكْتَ شُغْلَكَ فَلِمَاذَا لَا تُكْمِلُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ؟

خَالِدُ: كَمَا قُلْتُ لَكَ أَنَا مُوَظَّفٌ حُكُوْمِيٌّ وَحَصَلْتُ عَلَى إِجَازَةِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَبَعْدَ ذَالِكَ يَلْزَمُ عَلَيَّ الْحُضُوْرُ إِلَى وَظِيْفَتِي ـ

أَحْمَدُ: إِسْئَلِ اللّٰهَ تَعَالَى وَتُقَدِّمُ الطَّلَبَ إِلَى مُدِيْرِ الْمَصْنَعِ ـ اَلْقُلُوْبُ بِيَدِ اللّٰهِ ـ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ ـ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ سَتَحْصُلُ عَلَى الْعُطْلَةِ وَتَسْتَكْمِلُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ـ

خَالِدُ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ سَأَفْعَلُ هٰكَذَا وَلَا تَنْسَانِي فِي الدُّعَاءِ ـ

أَحْمَدُ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَأَنْتَ كَذَالِكَ لَا تَنْسَانِي فِي الدُّعَاءِ ـ

اور آپ کیا کام کرتے ہیں ؟

احمد : میں پاکستان اور چین کے درمیان ذاتی تجارت کرتا ہوں ۔

احمد : آپ کتنے وقت کے لئے اللہ کے راستہ میں نکلے ہیں ؟

خالد : میں چلہ کے لئے نکلا ہوں ۔

احمد : اللہ کی کرم نوازی ہے ۔ میں چار مہینے کے لئے نکلا ہوں ۔ اور جب آپ اللہ کے راستہ میں نکل آتے ہیں اور کام چھوڑ دیا ہے تو چار مہینے کیوں پورے نہیں کرتے ہیں ؟

خالد : جیسا کہ میں نے عرض کیا میں سرکاری ملازم ہوں اور چالیس دن کی چھٹی لے کر آیا ہوں ۔ اس کے بعد مجھے اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہونا ہوگا ۔

احمد : اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں اور اپنے کارخانہ کے مینجر کی خدمت میں درخواست بھیج دیں ۔ دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں جدھر چاہے پھیر دے ۔ انشاء اللہ آپ کو چھٹی مل جائے گی ۔ پھر چار ماہ پورے کر کے جائیں ۔

خالد : انشاء اللہ میں اسی طرح کروں گا ۔ دعاؤں میں یاد رکھئے ۔

احمد : انشاء اللہ ۔ اور آپ بھی دعاؤں میں یاد رکھئے ۔

OOO

بَعْضُ الْجُمَلِ الْمُفِيدَةِ	بعض مفید جملے
لِكَمْ يَوْمٍ شُكِّلْتُمْ ؟	آپ کی تشکیل کتنے دن کی ہوئی ہے ؟
شُكِّلْنَا لِخَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا	ہماری تشکیل پندرہ دن کی ہوئی ہے
إِلَى أَيِّ جِهَةٍ شُكِّلْتُمْ ؟	آپ کی تشکیل کسطرف ہوئی ہے ؟
شُكِّلْنَا إِلَى مَدِينَةِ شَارْسَدَّة	ہماری تشکیل چارسدہ شہر کو ہوئی ہے
كَمْ أَحْبَابٌ مَعَكُمْ فِي الْجَمَاعَةِ ؟	آپ کی جماعت میں کتنے ساتھی ہیں ؟
فِي جَمَاعَتِنَا عَشَرَةُ رِجَالٍ	ہماری جماعت میں دس آدمی ہیں۔
اَلْمَسْجِدُ كَمْ بَعِيدٌ مِنْ هُنَا ؟	مسجد یہاں سے کتنی دور ہے ؟
اَلْمَسْجِدُ بِعِدَّةِ أَقْدَامٍ	مسجد چند قدم پر ہے۔
كَمِ الْأَحْبَابُ الْقُدَمَاءُ فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ؟	اس بستی میں کتنے پرانے ساتھی ہیں ؟
اَلْأَحْبَابُ الْقُدَمَاءُ هُنَا حَوَالَيْ اثْنَا عَشَرَ	یہاں پر پرانے ساتھی تقریبًا بارہ ہیں۔
كَمْ أَحْبَابٌ خَرَجُوا مَعَكُمْ ؟	کتنے ساتھی تمہارے ساتھ تیار ہوئے ہیں ؟
أَرْبَعَةُ أَحْبَابٍ خَرَجُوا مَعَنَا نَقْدًا	ہمارے ساتھ چار ساتھی نقد تیار ہوئے ہیں۔
هَلْ تُشَارِكُ فِي الْأَعْمَالِ الْمُقَامِيَّةِ ؟	کیا آپ مقامی اعمال میں جڑتے ہیں ؟
نَقُومُ بِحَلْقَةِ التَّعْلِيمِ وَنَهْتَمُّ بِجَوْلَتَيْنِ	جی ہاں ہم تعلیم اور دو گشت کرتے ہیں۔

عربی	اردو
هَلْ عِنْدَكُمْ تَرْتِيْبُ سَاعَتَيْنِ وَنِصْفٍ؟	کیا آپ کے ہاں ڈھائی گھنٹے کی ترتیب ہے؟
لَا. نَحْنُ الْآنَ فِيْ فِكْرِ هٰذَا التَّرْتِيْبِ	نہیں اب ہم اس ترتیب کے بارے میں فکرمند ہیں۔
اُرْبُطُوْا فُرُشَكُمْ وَاحْمِلُوْا عَفْشَكُمْ	اپنے بستر باندھو اور سامان اٹھاؤ۔
ضَعُوْا عَفْشَكُمْ فِيْ زَاوِيَةِ الْمَسْجِدِ	اپنا سامان مسجد کے کونہ میں رکھو۔
اَلْاَحْبَابُ يَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَشُوْرَةِ	ساتھی مشورہ کیلئے جمع ہو رہے ہیں۔
اَلْجَوْلَةُ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ	گشت عصر کے بعد ہوگا۔
اَلشَّيْخُ اَحْمَدُ يُبَيِّنُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ	شیخ احمد مغرب کے بعد بیان کریگا۔
نَنْتَقِلُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ اِلٰى مَسْجِدٍ آخَرَ۔	ناشتہ کے بعد ہم دوسری مسجد کو منتقل ہونگے۔
اَنَا فِي اسْتِعْدَادٍ لِلْبِلَادِ الْخَارِجِيَّةِ	میں باہر ملکوں کے لئے تیاری کر رہا ہوں۔
نُسَافِرُ بِالْقِطَارِ اَوْ بِالسَّيَّارَةِ	ہم ریل یا بس سے سفر کرینگے۔
اَلْقِطَارُ اَسْهَلُ فِي السَّفَرِ	ریل کا سفر آرامدہ ہوتا ہے۔
يَوْمَ الْخَمِيْسِ نَرْجِعُ اِلَى الْمَرْكَزِ۔	جمعرات کے دن مرکز واپس جائینگے۔